اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۷	۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ کی اہمیت

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا ایہا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک ۔ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (مائدہ رکوع ۹) کہ اے رسول جو احکام تجھ پر نازل کئے گئے ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے تبلیغ کر یعنی لوگوں کو کھول کھول کر سُنا دے اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پھر تو اللہ تعالےٰ کا پیغام پہونچانے والا نہ ہوگا۔ اور اس تبلیغ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں گی ان کے متعلق اللہ تعالےٰ تجھ سے یہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ مخالفین سے تیری حفاظت کرے گا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کے لئے تبلیغ لازمی ہے اور ان پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کو شریعت کے احکام پہونچائیں۔ اور اس کی خوبیوں سے انہیں آگاہ کریں۔

اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ اور اپنے متبوع کی پیروی میں آپ کو ساری دُنیا کی ہدایت۔ اور رہبری کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ پر یہ الہام نازل فرمایا ہے۔ کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" (تذکرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت عامہ اور اللہ تعالےٰ کے اس الہام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ تبلیغ احمدیت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرے۔ دراصل یہی وہ اہم اور عظیم الشان کام ہے جس سے احمدیت کی ترقی وابستہ ہے۔ تبلیغ ہی کے ذریعہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اور اسی ذریعہ سے ہم اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث ہوسکتے ہیں۔ دراصل یہی وہ کامیابی کی کلید ہے۔ جس کے ذریعہ سے جماعت کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ میں اس تبلیغی ولولہ کو پیدا کرنے کے لئے سال میں اجتماعی حیثیت سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام دو یوم التبلیغ منائے جاتے ہیں۔ تاکہ اس طرح سے جماعت میں تبلیغ کی رُوح پیدا ہو جائے۔ اور اس کے بعد وہ اپنے طور پر اس طریق کار پر مداومت اختیار کرے اور جماعت کا ہر ایک فرد اس کی اہمیت اور عظمت کو محسوس کرتے ہوئے پورے طور پر اس کی طرف متوجہ ہو۔ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ نے یوم التبلیغ کے لئے ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲۔ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ کا دن مقرر کیا ہے۔ اس موقعہ پر ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ مسلمان بھائیوں میں نرمی اور خوش خلقی سے تبلیغ کرے اور انہیں اس نور اور صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دے جس سے اللہ تعالےٰ نے اسے اپنے فضل اور کرم سے نوازا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تبلیغ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "اگر ہمارے اختیار میں ہو۔ تو ہم فقیروں کی طرح گھر بگھر پھر کر خدا تعالےٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دُنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالےٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے۔ تو ہم خود پھر کر اور دورہ کرکے تبلیغ کریں۔ اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں" (الحکم ۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس سے تبلیغ کی جو اہمیت ظاہر ہے۔ اس پر مزید کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ۳۰ جولائی کے یوم التبلیغ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ اور پھر اس جوش کو صرف اسی دن تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ اس کے بعد بھی اسے قائم رکھے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔

ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور اہل بیت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۱۷ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج دن بھر خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ اور حضور تمام دن ترجمہ قرآن کریم میں مصروف رہے۔

صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے رو بصحت ہے۔ حضور کے اہل بیت و دیگر صاحبزادگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ جولائی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سردرد و ضعف اور متلی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت سردرد کے دورہ کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالفضل میں چودھری غلام حسین صاحب بشیر کی صدارت میں خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں چودھری شریف احمد صاحب باجوہ نے اطاعت امیر پر تقریر کی۔ اور چودھری محمد شریف صاحب بی۔ اے مجاہد تحریک جدید نے دارالشیوخ کے بنانے کے لئے آٹا جمع کرنے کی تحریک کی۔

موسم گرما کی تعطیلات میں خدمت دین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے ایام وقف کرنے کا مطالبہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت میں یہ روح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے۔ اسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے۔ اور ہر فرد بشر کو آج نہیں تو کل۔ اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا۔ اور اگر تمام جماعت یا اس کا بیشتر حصہ اس تحریک میں حصہ لے کر شامل نہیں کرے گا تو بہت لوگ وقت پر پیچھے رہ جانے والے ثابت ہوں گے۔ جو ٹوٹ جائیں گے۔ تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے جو خدا نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔

بعض ملازمین کو رخصتیں حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے رخصت وقت پر ملتی نہیں یا اگر ملتی ہے تو ناکافی ہوتی ہے۔ اس طرح چند ایک دوست ہی تبلیغ کے لئے موقعہ نکال سکتے ہیں۔ مگر سکولوں اور کالجوں سے تعلق رکھنے والے دوستوں کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے۔ کالجوں میں تو رخصتیں ہو چکی ہیں۔ سکولوں میں عنقریب ہونے والی ہیں۔ طالب علموں کے لئے سوائے ان ایام کے اور کوئی موقعہ میسر آنا مشکل ہوتا ہے۔ سو ان ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کی تعمیل فرمائیں۔

بعض دوست ان ایام میں باہر سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ مثلاً صحت افزا مقامات پر اور ایسے مقامات پر تبلیغ کے لئے اچھا موقعہ مل سکتا ہے۔ جو دوست دور نہیں جا سکتے وہ اپنے گاؤں یا اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں ہی موقعہ نکال سکتے ہیں۔ جو دوست باقاعدہ طور پر کچھ عرصہ تبلیغ کے لئے نکالیں وہ دفتر کی ہدایات کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دیں۔

انچارج تحریک جدید

ہندوستان کے لیڈروں کے نام ”خطبہ نمبر“ جاری کرانے والے احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب کرام نے ازراہ نوازش ہندوستان کے لیڈروں کے نام ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک میں حصہ لیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب پٹنہ	دو پرچے
(۲) ” چودھری غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے جڑانوالہ	تین پرچے
(۳) ” بابو محمد اکبر خان صاحب ریٹائرڈ ایچ وی۔ سی ڈیرہ غازیخاں	دو پرچے
(۴) ” ڈاکٹر عبد الحمید صاحب اسسٹنٹ سرجن بھٹنڈہ	تین پرچے
(۵) ” ایم کریم خان صاحب شیموگہ	ایک پرچہ

اس تحریک کے ماتحت جتنی تعداد میں پرچہ جاری کرنے کی تجویز ہے وہ ابھی پوری نہیں ہوئی لہٰذا دوسرے دوست بھی توجہ فرمائیں۔ اور اس نہایت ہی مفید اور اہم تحریک میں جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی وسیع اور دور رس نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے حصہ لیں۔ فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ سالانہ کے حساب سے رقم ارسال فرما دیں۔ نام خواہ خود تجویز کر دیں یا ہم پر چھوڑ دیں۔ اس بارے میں انہیں کلی اختیار ہے۔

خاکسار مینیجر الفضل

مبلغ امریکہ کیلئے درخواست دعا

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ کی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوا ہے کہ صوفی صاحب موصوف شکاگو میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) محمد شریف پسر میاں جان محمد صاحب پوسٹ مین قادیان کی صحت کے لئے جو جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۲) سید محمد انور صاحب مونگھیر کے بھانجے عبد اللطیف صاحب کی صحت کے لئے جن کی ٹانگ پر چوٹ لگنے سے ہڈی خراب ہو گئی ہے۔ (۳) میاں غلام حسین صاحب اوورسیر قادیان کے دو بچوں کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۴) ملک عبد الرحمٰن صاحب قصور کی صحت کے لئے (۵) محمد الدین صاحب بھوماں وڈالہ کے پوتے محمد نصیر الحق کی صحت کے لئے (۶) ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب کرتارپور کے بھتیجے محمد جی صاحب کی امتحان ایم۔ بی۔ بی ایس فائنل میں کامیابی کے لئے (۷) محمد علی صاحب ٹیلر گوجرانوالہ کی مشکلات سے رہائی کے لئے (۸) عبد الکریم صاحب بوریوالہ ضلع ملتان کی صحت کے لئے جو آٹھ نو ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔

اعلان نکاح: ۸ر جولائی غلام قادر صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور کا نکاح جنت بی بی بنت اللہ دتا صاحب مرحوم ساکن تلونڈی جھنگلاں سے چار صد روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ خاکسار نور حسن تلونڈی جھنگلاں

ولادت: (۱) بابو اعزاز اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر کالو خان ضلع مردان کے ہاں ۲۳ر مئی کو لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام نور الفقار رکھا گیا۔ (۲) چودھری نثار احمد صاحب نیروبی (افریقہ) کے ہاں ۱۹ جون کو دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سعادت احمد نام تجویز فرمایا۔ (۳) ۲۴ جون کو جناب غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اے ڈی آئی سکولز جڑانوالہ کے ہاں تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

انسانی زندگی کا واحد مقصد تعلق باللہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس حصہ میں انسان غور سے ہمت سے مناسب صورت میں کسب کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اس میں امتیازی حیثیت نظر آنی شروع ہو جاتی ہے۔ دل و دماغ میں اور اعضا میں ورزشی پہلو کی صورت میں شیروں کے پنجے ڈھیلے۔ اور ہاتھیوں کی طاقت ہیچ مور و مگس معلوم ہونے لگتی ہے شیر بھی بغیر ہتھیار کے رام ہو جاتے ہیں۔ اور ہاتھی اور گینڈے بھی تاب مقابلہ نہ پا کر دُم اٹھا کر بھاگتے ہُوئے نظر آتے ہیں۔ روحانی حصہ میں بھی یہی نمونہ نظر آتا ہے بستیوں میں من چلے دلیر صاحب ثروت و با ہمہ شان و شوکت اولیاء اللہ کے مقابلہ میں طرح مچلتے ہیں ان کو ان کے ارادوں سے ہٹانے کے لئے ہر قسم کی طاقت کا استعمال کرتے ہیں۔ ہزاروں قسم کے مکروں سے کام لیتے ہیں۔ ان بے چاروں پر ہی کیا موقوف ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس میدان میں بالآخر درماندہ۔ اور عاجز ہو کر رہ جاتے ہیں۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں کس انجام کا موہنہ دیکھا۔ اور نمرود نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارادے کو پست کرنے کے لئے آگ جلا کر کونسی بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ آزاد قریش عرب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابلے میں بھی کہاں تک زور نہ لگایا لیکن کون کامیاب رہا۔ کس کی فتح کا ڈنکا بجا۔ ظفر اور بامرادی نے کس کے قدموں پر آ کر ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے اپنے سر کو رکھا۔ تاریخ گواہ ہے اور واقعات بھی ناقابلِ تکذیب صورت لئے ہُوئے ہیں۔

دُور کیوں جائیں۔ فی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسلام کے زندہ پہلو کو نمایاں کرنے میں بھلا کس کس دقت کا مقابلہ نہیں کرنا پڑا ہم نے تو بچشم خود بہت دفعہ مخالفت کی جھاگ کو کبھی کسی طرف سے۔ اور کبھی کسی طرف سے بڑا بڑا اُبھرتے دیکھا۔ اور پھر یُوں بیٹھ گئی۔ جیسے کہ بے چاری جھاگ بالآخر بیٹھ ہی جایا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سازشیں مختلف اقوام کے سرفراز لیڈر کرتے رہے۔ جان و مال کے نقصان کے لئے ہر قسم کے حیلے نکالے گئے۔ مگر دعا کرنے والے دُعا کے مقابلے میں بھی ہار اور زور کی ہر قسم کی دباؤ ڈالنے والی صورت بھی مسخ اور بے صورت ہی ہو کر رہ گئی۔ جہاں نظر آیا سیھزم الجمع ویولّون الدبر ہر رنگ میں ہی نمایاں پہلوئے رہا۔ اور اس مرسلِ یزدانی کی جے کے نعرے کانوں کو بھلے بھلے لگتے ہُوئے سُننے ہی گئے۔

دراصل زمین و آسمان کی خلاق اور مقتدر ہستی کے ساتھ ان لوگوں کا یعنی ان انبیاء و اولیاء کا (صلوات اللہ علیہم) اتنا گہرا تعلق ہو جاتا ہے۔ کہ پھر قریباً بجز چند حکمت بھری خصوصیات کے ان کی ہر صدا رد کرنے کے قابل نہیں رہتی۔ ہر جبار اور عنید مقابلے میں موہنہ کی کھاتا ہے۔ اور لازمی طور سے خیبت و خسران کا موہنہ دیکھتا ہے۔ فرعون کی سطوت کو دیکھو۔ بنی اسرائیل کی جو وقعت اس کی آنکھوں میں تھی۔ اس کو بھی دیکھو۔ وُہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو لا یکاد یبین بھی۔ اور مھین کہتا ہوا بھی نہیں شرماتا یہ بھی دیکھو۔ لیکن پھر بے بسی کا اظہار ان الفاظ میں کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انا معکم مستمعون والا عہد جو تمہارے رب نے تم سے باندھا ہُوا ہے۔ اس کے ذریعہ سے یہ موجودہ عذاب تو ٹلا دو بس پھر کیا ہم ضرور مومن ہو جائیں گے۔ انسان جب کھاتا پیتا اور زینت کا لباس اچھے مکانات۔ اور باغات میں پاتا ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے وجود سے اور کسی استمداد کی ضرورت اس کے نزدیک ہو نہ ہو۔ یکساں نظر آتی ہے کیسے کچے مزاج کی حیثیت ایسے انسان کے دل و دماغ میں بس گئی ہے۔ اس کے نزدیک مال و دولت کی کثرت اور حشمت و جاہ کی تمکنت کی اعانت اور مدد اس ملیک مقتدر کی اعانت اور مدد کے مقابلے میں ہر طرح تسلی بخش۔ اور غیر مطمئن حالت کو ہر طرح دُور کر دینے کے لئے کافی ہے۔ وہ اسی وجہ سے خدا تعالےٰ کے ساتھ گہرے تعلق کی قیمت کو بالکل ہی ادنےٰ قیمت قرار دے کر مدتوں اس کی طرف پیٹھ دیئے رہتا ہے۔ اور اتنی التفات اور توجہ بھی اس کے لئے ضروری نہیں سمجھتا جتنی وُہ اپنے دوسرے فانی عزیزوں کے لئے ضروری خیال کرتا ہے۔ یہ بھی سراسر شرک سے بھرا ہُوا برتاؤ کوئی غور کر کے بتائے قابلِ قدر کسب ہے۔ جو پھر نہ ملنے والے اوقات (یعنی عمر) کو اس طرح تلف کرتے ہُوئے سالہا سال تک اس ناوانی۔ اور بے سمجھی میں ہی مبتلا رکھے رہتا ہے۔ آپ نے ہزاروں اوراق میں آنکھیں لگائیں۔ حسبِ امکان نتائج بھی نکالے۔ لیکن پھر بھی یہ کفر نہ ٹوٹا اور اسی عقیدے پر ہی پختگی رہی۔ کہ سب کچھ ہے۔ اب خدا تعالےٰ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس کے ساتھ اخلاص بھرا یگانگت کا تعلق ہو نہ ہو۔ اپنی بلا سے بلکہ اس تعلق میں محنت و مشقت اور لمبی کلفت سردردی ہی سردردی ہے۔ اور نتیجہ برابر بے سود اور صفر کے مشابہ۔ اسی اجیرن بنے اسی موازنے نے اسی مقابلے نے آپ کو اس بات پر اس فیصلہ پر مجبور کر دیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق اور نہ تعلق نتائج میں مساوی صورت ہے کچھ بھی زیادہ نہیں۔ ”فعّال لما یرید“ ہستی کی قدر۔ اس کی شان۔ اس کے عظیم الشان مجد۔ اور اس کی برکتوں بھری لم یزل ذات میں اور دُنیا کی تمام فانی اشیاء کی منزلت میں آپ کو صرف اتنا ہی مساوی رنگ کا نقشہ نظر آیا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کوتاہ نظری نے آپ کی آنکھوں پر اور بھی گاڑھی پٹی کس کر باندھ دی اور وہ سب کچھ آپ کی نظر سے اوجھل رہا۔ جو اس کے پیاروں کے اور اس کے اخلاص بھرے تعلق میں ہر قسم کے برکات کا اور انسانی پرورش کے سامانوں کا بے انتہا ذخیرہ ہر وقت کے لئے جمع رکھ دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خالقِ کائنات کی یگانگت کے سامنے سب کچھ ان بے قید منہ زور دُشمنوں کے سامانوں کی بڑی سے بڑی حیثیت اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی۔ جس طرح ہیرے کی چھوٹی سی کنی کے سامنے بڑے سے بڑے شیشے کو نہایت ہی چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑوں میں۔ بلکہ ریزوں میں مبدل کر دیا جاتا ہے۔ فرعون کی صحت اور اس کی بدنی طاقت۔ اور اس کے لاؤ لشکر کا چڑھاؤ۔ اس کی تمام کی تمام مایا۔ اس کی تمام تر دنیاوی طاقت کی تیاریاں آناً فاناً دیکھتے ہی دیکھتے اس خالق کے پیارے کے سامنے یُوں نابُود ہو گئیں جیسے بیدار ہوتے ہی خواب و خیال کا تمام آتا ہُوا سلسلہ بالکل اپنی زبردست ہستی کو بدوں کسی وقفہ کے دل و دماغ سے معاً کھو دیا کرتا ہے۔ قیصر و کسریٰ کی شان و شوکت۔ اور ان کی صدیوں کی بنی ٹھنی حشمت اُن خشن پوش اور سوسمار کھانے والوں کے سامنے (بزعم ملوک ایران و روم) نہیں۔ ان مقدس بزرگ اولیاء اللہ کے سامنے یوں سرنگوں ہو گئی جیسے کسی براہمن کا سر اپنے بُت کے سامنے ایسی عاجزی سے شائد عمر بھر کبھی بھی نہ جھکا ہوگا۔ وُہ کونسی طاقت ان دیر کی بنی ہوئی سلطنتوں کے ہاتھ میں نہ تھی۔ ہر قسم کے سامان تھے۔ ہر قسم کی طاقت تھی۔ اور اپنے حریفوں کے مقابلہ میں وُہ کچھ تھا۔ جو ان اکثر بادیہ نشینوں (جو شہری متمدن زندگی نہ رکھتے تھے) کے پاس نہ تھا۔

لیکن مقابلہ میں جوان سلطنتوں کو بالکل ہی ملیامیٹ کر دینے والی چیز نکلی۔ وُہ وہی یگانگت ان کی اپنے محسن مربی کے ساتھ نکلی جو سوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر انبیاء کے سامنے ان کے دشمنوں کی بربادی کے لئے نکلتی رہی تھی۔ کیا صاف اور صحیح نتیجہ ان واقعات سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت اس تعلق کے سامنے جو انسان اور اس کے خالق کے درمیان اچھی طرح مکمل ہو جاتا ہے۔ ٹکرے ہونے یا ٹھہرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھوٹی کوڑی کو قیمتی ہیرے کے سامنے جو منزلت ہے۔ دراصل اس سے بہت بدتر دنیاوی اشیاء کے ذخیروں کو طاقتوں کو اور اس کے تمام فانی جاہ وجلال کو تعلق باللہ کی منزلت کے سامنے کسی رنگ میں بھی کوئی منزلت نہیں۔ کسی بزرگ نے ایک شہر کے پل پر ایک نہائت ہی مکروہ شکل کو جو چیچک سے اور مکھیوں کی نشست سے اور آنکھوں میں گید آنے سے اور بھی زیادہ بدنما قابلِ نفرت شکل ایک بڑھیا عورت کا قالب لئے ہوئے تھی دیکھا اور پوچھا تم کون ہو جواب ملا میں ہوں رب العالمین۔ یہ کلمہ سنکر جو نہائت ہی تعجب میں ڈوبا ہوا کلمہ تھا۔ ان کے مونہہ سے بے ساختہ سبحان اللہ سبحان اللہ نکلنا شروع ہوا۔ وُہ بڑھیا بولی اس شہر میں میری ایسی ہی منزلت ہے، اور ایسی ہی نفرت انگیز نظر سے مجھ کو دیکھا جاتا ہے۔ بڑا ہی پرمعنی رؤیا ہے۔ اور ان کے ترجیحی پہلو پر بڑی ہی بُری تنقید کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ عمر تو اب ۶۶ سال کے لگ بھگ ہے۔ لیکن اتنا تجربہ ضرور حاصل ہو گیا ہے۔ کہ اس حقیقی خالق کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کرنے کے لئے انسان جتنی بھی سعی کرے فی الاصل وہی کار آمد غیر فانی اور ضروری سعی ہے۔ اور جب اور جتنی تکمیل اس میں انسان کو میسر آ جائے۔ وہی ایسی قیمتی چیز ہے جس کی قدر اور مماثلت کے سامنے کسی دوسری چیز کو رکھنا پرلے درجہ کی ناقابلِ معاف کوتاہی ہے۔ ما قدروا اللہ حق قدرہٖ

جتنی بھی قدرشناسی الہ العرش العظیم کی انسان کے دل ودماغ میں ہوگی ویسی ہی قدر پھر انسان کی عنداللہ اس کے جملہ ماحول میں چمکتے ہوئے چاند کی طرح نظر آئے گی۔ میں نے ایک جگہ اپنے ساتھی سے عرض کی کہ مکان کا یہ حصہ کرایہ داروں کے لئے صاف اور خالی کر دیا جائے۔ تو یہ ان کی زیادہ پسندیدگی کے قابل ہُوا کرتا ہے۔ ہم دوسرے حصہ میں چلے چلیں۔ لیکن انہوں نے میرے اس خیال کی بڑی سختی سے تردید کی۔ میں اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا کر اور "الکاظمین الغیظ" کا خیال کر کے بالکل ہی بے بس ہو کر رہ گیا۔ لیکن مجھے تکلیف بڑی ہوئی کروڑوں کروڑ روپیہ شاہی تمکنت اور دنیا کے من مانگے سامان سب کے سب ہی اگر میرے پاس ہوتے تو وہ میری اس قلبی اور دماغی کوفت کی تسلی کے لئے کسی صحیح چارہ سازی کا اتنا جلدی سامان پیدا نہ کر سکتے۔ جتنا کہ ان الفاظ نے جو میری زبان پر بطور موہبت جاری ہوئے۔ سرکاری اطلاع ۴۵ کے بعد چلے جانا تشفی کا سامان پیدا کر دیا میں نے ان کو لکھ لیا۔ اور ۲۴ اپریل و ایک شخص نے مکان کرایہ پر لے کر معاہدہ کرایہ نامہ تحریر کر دیا۔ اور تاکید کی کہ ۲۵ کو مکان خالی کر دیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ انسان کا جسم اور اس کے جسم کے جملہ ضروریات حسب اندازہ کسی قدر گو دنیاوی ماتا کی گود میں میسر آ ہی جایا کرتے ہیں۔ لیکن انسان کا اطمینان جس کا نام صحیح اطمینان ہے تعلق باللہ کے بغیر ایسا ہی سمجھ لیں جیسے خوبصورت نازک کھلونا نادان بچے کی آنکھوں کو تھوڑی دیر کے لئے ہی فرحت دے تو دے سکتا ہے۔ اور اس کا دل بھی صرف چند منٹ کے لئے ہی اسکی خوشی سے مطمئن ہو سکتا ہے بس ڈوٹا پھوٹا اور ہوا کا رخ بدلکر غم بھرا اپنا جھونکا آنا شروع ہُوا۔ کہاں ان فانی اشیاء پر بھروسہ اور ان کے ذریعہ تلاش تسلی قلب اور کہاں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور الٰہی یگانگت کے تازہ بتازہ بلاکم وکاست مزے۔ نادان ہے اور سخت نادان ہے وُہ انسان جس کی عمر کا سرمایہ دنیاوی زینت اور حطام الدنیا کے لئے یہ سمجھتے ہوئے صرف ہو رہا ہے کہ میں اور نعماء آلاء وجود وعطا اور فضل ورحمت کی داد ودہش ہم پر اس خالق کی طرف سے ہو نہ ہو یہی کافی ہے اور عمر بسری کے لئے ہر قسم کی ضرورت کو پورا کرنے والا یہی تسلی بخش سامان ہے ان کو انسان کہیں یا ایسے حیوان کہیں جو برسات کے سبزے پر اندھا دھند حرص سے گرتے ہیں۔ اور اندازے سے بہت زیادہ کھا کر فوراً ہی بُری موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ کسی مرسل من اللہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے۔ اس خالق کی وسیع قدرتوں اور اسکی جائز قدر کے اندازے کا ان کو صحیح علم ہوتا۔ اور یہ اس میتۃ الجاہلیۃ کا ایسا شکار نہ بنتے نفس کی اغراض میں اندھا ہو کر رات دن اسی کے لئے جدوجہد کرنے والا اپنی تند طغیانی کی وجہ سے عاقبت کی لپیٹ میں نہ آیا ہے تو اس کے سوا بھلا امید بھی کسی اور دوسری چیز کی کیا ہو سکتی ہے۔ جیسا بیج ویسا ہی پھل۔ اس میں تو بجائے نقصان کے سراسر نفع اور نہائت ہی وسیع برکت اور فائدہ ہے۔ کہ انسان کا گہرا تعلق اس بے مثل نامراد رحافظ کے ساتھ بھی ہے جو انسان کی ان ضروریات کی تکمیل کی پوری استطاعت رکھتا ہے۔ جن کو دنیا کی ساری چیزیں ملکر بھی حسب مراد پورا نہیں کر سکتیں۔ اور اگر ضرورت نفسی نہائت ہی مجبوری اور کورچشمی کی طرف لے جانا ہی چاہے۔ تو تھوڑی بہت سہی جو ضل سعیھم فی الحیواۃ الدنیا کی مصداق نہ ہو کرنی ہی ہو تو کر بھی لے۔ ورنہ ساحمت سعایت خیر مما یجمعون کی طرف سرتوڑ سعی کا رُخ رہے۔ تو اسی میں ساری کی ساری فلاح ہے۔ اور دنیا بطرو کی کیا کہیں وُہ تو ناک رگڑتی ہوئی آ ہی جاتی ہے۔ ومن یھدہ اللہ فھو المھتدی

راقم چودھری عبدالرحیم از شملہ

غیر مُبایعین کے "مرکز" پر ایک نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸ جولائی کو ایک لیکچر کے لئے مجھے لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ ۹ تاریخ کو چند دوستوں کی رفاقت میں احمدیہ بلڈنگس یعنی مرکز غیر مبایعین میں گیا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب ان دنوں ڈلہوزی میں ہیں۔ اگر لاہور میں بھی ہوں تو بھی وُہ اپنی کوٹھی اچھرہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ جناب مولوی صدرالدین صاحب سے ملاقات کا خیال تھا۔ مگر وہاں جا کر معلوم ہُوا۔ کہ وُہ بھی "مرکز" میں نہیں غالباً سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ اسی اثنار میں جبکہ ایک دوست ہماری آمد کو مفید بنانے کے لئے کسی نہ کسی سے ملاقات کے لئے تگ ودو کر رہے تھے۔ میں نے احمدیہ بلڈنگس میں کھڑے ہو کر چند لمحات میں ماضی قریب پر نگاہ ڈالی۔ میرے تصور نے مجھے اس خیال میں محو کر دیا۔ کہ کس طرح ان مکانات کے مالک ایک دن قادیان کو اپنا ملجار قرار دیتے تھے۔ اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔ ان کے قلوب اس سے لذت اندوز ہوتے تھے۔ پھر وُہ ایام آئے۔ کہ خدا کا فرستادہ مرسل یزدانی احمد قادیانی علیہ السلام ان کے ہاں فروکش ہُوا۔ اس کی پاک تاثیرات سے قلوب منور ہوتے تھے۔ اور نفوس کا تزکیہ ہوتا تھا۔ آخر وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء انہی مکانات میں سے ایک میں اس دار فانی سے رحلت فرما گیا۔ اور اپنے جانشینوں کے سپرد اس باغ کو کر گیا۔ جس کی آبیاری اس نے مقدس آنسوؤں اور نیم شبی دعاؤں سے کی تھی۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ان مکانوں کے مکین ایک دن آلِ احمد کے عدو مبین ہوں گے۔ اور اسی برگزیدہ کے جگر گوشوں پر تیر برسانے میں انہیں لذت محسوس ہوگی۔ میرا طائر خیال اس بھیانک تصور سے لرز گیا۔

پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بابرکت ایام آئے۔ خلافت کی برکات سے افراد جماعت مستفید ہوتے رہے۔ اسی مسجد میں کھڑے ہو کر حضور نے متعدد مرتبہ آنے والے دنوں سے ڈرایا تھا۔ اور آس پاس کے لوگوں کو کھلے الفاظ میں خلافت سے وابستگی کی تلقین کی۔ اس پر جلال بیان کے بعد جو آپ نے احمدیہ بلڈنگس کی مسجد میں دیا۔ اور اخبار بدر ماہ جولائی ۱۹۱۲ء میں یعنی آج سے ستائیس سال قبل شائع ہؤا تھا۔ کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ ان خطبات کے سننے والوں میں سے بعض ایک دن خلافت سے بھی برگشتہ ہو جائیں گے۔ اور خلافت کو مٹانا اپنی زندگی کا مدعا قرار دے لیں گے مجھے یہ تصور سخت تکلیف دہ معلوم ہو رہا تھا

پھر میں نے ان مکانات پر نگاہ دوڑائی جن کے مجموعہ کو غیر مبایعین اپنے مرکز سے تعبیر کرتے ہیں۔ تو دل کو سخت صدمہ ہؤا۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب رحلت فرما چکے ہیں۔ جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ بابو منظور الٰہی صاحب بھی انتقال کر گئے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب بھی وفات پا گئے ہیں۔ یہ تمام اصحاب وہ ہیں جو اسی حالت میں دنیا سے کوچ کر گئے۔ کہ خلافت ثانیہ سے منقطع اور مرکز احمدیت سے برگشتہ تھے۔ یہ پرانے لوگ گزر گئے۔ اب احمدیہ بلڈنگس کی "مرکزیت" کا انحصار کن لوگوں پر ہے؟ نئے آنے والے لوگ قادیان سے کیا وابستگی رکھیں گے۔ پھر جو ایسے غیر مبایع ہیں جو قادیان سے کسی سزا یا تکلیف کے باعث لاہور جا ٹھہرے ہیں۔ ان سے بھی کیا امید کی جا سکتی ہے؟ مزید برآں جو گندا لٹریچر اور زہریلا پروپیگنڈا قادیان کے خلاف وہاں سے شائع ہوتا ہے۔ وہ بھی ان کے قلوب کو زنگ آلود اور دماغوں کو ماؤف کرنے کے لئے کافی ہے۔

میں نے مسجد سے نکل کر ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ مگر کوئی امید کی جھلک نظر نہ آئی۔ ۹ جولائی کو اتوار تھا۔ غیر مبایعین کا دفتر اور سکول بھی اس دن بند ہوتا ہے آخر ہم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سے ملنے گئے ان کا دفتر ان کے گھر سے ملحق ہے۔ وہ وہی مکان ہے۔ جو مرزا یعقوب بیگ صاحب کا ہے۔ اور اس پر "احمد منزل" لکھا ہے۔ میں نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سے دریافت کیا۔ کہ اس "احمد منزل" کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مرزا صاحب موصوف کے کسی لڑکے کا نام تو ایسا ہے نہیں۔ میں نے کہا کہ شاید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر ہو۔ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پرانے غیر مبایعین بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام "احمد" ہی قرار دیا کرتے تھے۔ ہم ایڈیٹر صاحب کے دفتر میں بیٹھے ہی تھے۔ کہ حکیم عبدالعزیز ممبر مصری پارٹی وہاں آ گیا۔ ایڈیٹر صاحب نے بتایا کہ یہ یہیں رہتا ہے۔

میں نے دل میں کہا۔ کہ ان لوگوں کے "مرکز" کی مرکزیت اب اسی بات پر موقوف ہے۔ کہ جملہ عدوان محمود رض کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ خواہ ان کے عقائد کچھ ہی ہوں۔ اور وہ عقائد غیر مبایعین کے خلاف ہوں۔ میں نے پھر پوچھا کہ آپ لوگ اتوار کو کیوں رخصت مناتے ہیں۔ جمعہ کو کیوں چھٹی نہیں کرتے۔ کہنے لگے جمعہ کے لئے بھی کارکنوں کو آنا ہی پڑتا ہے۔ گویا جمعہ کے لئے آنے کی زحمت سے بچنے کے لئے اتوار کو پورا آرام کرنے کے لئے غیر مبایعین کارکنوں نے جمعہ کی بجائے اتوار کو یوم تعطیل قرار دے رکھا ہے۔

غرض مجھے غیر مبایعین کا "مرکز" دیکھ کر بہت عبرت حاصل ہوئی۔ اخباری پروپیگنڈا کرنے میں ان لوگوں کو بہت مشق ہے۔ لیکن حقیقت اس سے بہت ہی کم ہے جو اخبارات میں پیش کی جاتی ہے۔ آہ! ان لوگوں نے خلیفہ اول رض کا اقرار کیا مگر خلیفہ دوم کے منکر ہو گئے بلکہ اشد ترین معاند۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت نے ان کے منصوبوں کو کس طرح ناکام کیا۔ چشم بینا رکھنے والا انسان لاہور کے احمدیہ بلڈنگس میں جا کر دیکھ سکتا ہے ؛

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

اہم ملکی حالات اور واقعات

ریاست حیدر آباد میں آئینی اصلاحات

حیدر آباد دکن سے ۱۸ جولائی ۳۹ء کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ۲۴ ستمبر ۳۷ء کو حضور نظام نے آئینی اصلاحات کے متعلق سفارشات کرنے کے لئے پانچ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کی پیش کردہ رپورٹ آج سرکاری طور پر شائع کر دی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ ریاست کی موجودہ مجلس آئین ساز میں غیر سرکاری عنصر زیادہ کیا جائے۔ لیکن نمائندگی فرقہ وارانہ ہو۔ بلکہ مختلف مفادات کی نمائندگی کا معقول انتظام کیا جائے یہ مجلس ۷۷ ارکان پر مشتمل ہو۔ مزدوروں کے علاوہ صنعت و حرفت۔ تجارت۔ بنکنگ۔ وکالت۔ طبابت۔ بلدیاتی کمیٹیاں۔ مجالس اضلاع نیز گریجوایٹوں کی نمائندگی کے لئے دو نشستیں ہوں۔ نامزد اراکین کی تعداد ۳۳ ہو۔ جن میں سے ۲۸ سرکار عالی کی طرف سے ملازمین و غیر ملازمین میں سے مساوی تعداد میں نامزد کئے جائیں گے یہ مجلس قانون سازی کے علاوہ استثنائی امور کے سوا باقی پر بحث اور سوالات کرنے کی مجاز ہو گی۔ میعاد پانچ سال ہو گی۔ فرمانروا اور شاہی خاندان۔ والئے ریاست کے تعلقات حکومت برطانیہ یا دوسری ریاستوں کے ساتھ معاہدات فوج۔ برطانوی رعایا۔ خیرات یا سیاسی مصارف۔ سکہ سازی۔ امور مذہبی۔ ریاست کی سرکاری زبان۔ دربار اور اس کے آداب و مراسم وغیرہ امور نیز وہ امور جنہیں وقتاً فوقتاً والئے ریاست مجلس کے دائرہ اختیار سے خارج فرمائیں، پر بحث نہ کر سکے گی۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے۔ کہ حکومت کے نظم و نسق میں عوام کا اشتراک حاصل کرنے کے لئے چند ایک مشاورتی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ نیز یہ معلوم کرنے کے لئے کہ لوگوں کو حکومت سے مذہبی شکایات کیا ہیں ایک کمیشن مقرر کیا جائے جس کی سفارشات کی روشنی میں انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ہر ضلع میں ایک سالانہ کانفرنس صوبہ دار کی صدارت میں منعقد ہوا کرے۔ جس میں ضلع کے باشندے اپنی ضروریات کا اظہار کیا کریں ایک ہزار سے پانچ ہزار تک آبادی کے قصبات میں پنچائتیں قائم کی جائیں۔ جن کی مالی امداد حکومت کی طرف سے ہو۔ اور عدالتی پنچ بھی حکومت کی طرف سے مقرر کئے جائیں۔ اس سے زیادہ آبادی کے قصبات میں بلدیات قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ انتخابی اداروں میں طریق انتخاب مخلوط اور مفاد وار ہو۔ ریاستی ملازمتوں کے لئے ایک سروس کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ مذہبی شکایات کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن مقرر کیا جائے۔ اس میں ہندو و مسلم ارکان کی تعداد برابر ہو۔ اور صدر ان دونوں میں سے کسی مذہب سے متعلق نہ ہو؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ ستیہ آگرہ کے متعلق ریاست حیدر آباد کا اعلان

۱۸ جولائی کو نظام گورنمنٹ کی طرف سے آریہ ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ایک بیان شائع ہؤا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس وقت تک آٹھ ہزار گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ جن میں ریاست کے ایک کروڑ بیس لاکھ ہندوؤں میں سے صرف سولہ سو ہیں۔ یہ تحریک جاری کرنے والے اداروں کو بخوبی علم تھا۔ کہ ایک ہندو قانون دان کی صدارت میں آئینی اصلاحات کی سفارش کرنے کے لئے کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔ اور اس کی رپورٹ سے پہلے اس تحریک کو جاری کرنا بالکل نامناسب بات تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ریاست حیدر آباد کی پالیسی مذہبی امور کے متعلق برطانوی ہند سے مختلف نہیں۔ یعنی یہ کہ تمام لوگوں کو اپنی مذہبی رسوم کی ادائیگی کی کھلی اجازت ہونی چاہئیے۔ بشرطیکہ اس سے قانون امن کے مقتضیات کو نقصان نہ پہنچے۔ اور اسی بناء پر یہاں جو ریگولیشن نافذ ہیں۔ وہ طویل تجربہ۔ اور دونوں قوموں کے سرکردہ لیڈروں کے مشورہ سے اس اصل کے پیش نظر تیار کئے گئے ہیں۔ کہ بیماری کی روک تھام اس کے علاج سے بہر حال

بہتر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ریگولیشن برطانوی ہند سے قدرے مختلف ہیں۔ لیکن ان کے نتیجہ میں دونوں قوموں کے تعلقات نہایت خوشگوار رہے ہیں۔ ان پابندیوں کو سوائے خاص حالات کے کبھی عائد نہیں کیا گیا۔ اور کبھی جلد از جلد دور بھی کر دیا جاتا ہے۔ ریاست میں پرائیویٹ سکولوں پر کوئی پابندی نہیں۔ اب آئینی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق بہت سی مشاورتی کمیٹیاں گورنمنٹ کے محکمہ جات سے ملحق ہو جائیں گی۔ اور سب شکایتوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ ہندو مسلم اوقاف پر کنٹرول کے لئے دونوں قوموں کے نمائندوں کی علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں بنا دی جائیں گی۔ مذہبی امور کے متعلق شکایات کو حکومت تک پہنچانے کے لئے بھی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ آخر میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ جس سپرٹ میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ اگر اسی سپرٹ میں اسے لیا گیا۔ تو نہ صرف یہ کہ شکایات دور ہو جائیں گی۔ بلکہ تمام فرقے امن و امان سے رہ سکیں گے۔

مسٹر بوس کا بیان ہائی کمانڈ کے متعلق

احمد آباد سے ۱۸ جولائی کو مسٹر بوس نے ایک اہم بیان پریس کو دیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ اس وقت جو لیڈر کانگرس پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان کی عدم رواداری بے مثال ہے اگر ان پر کوئی معمولی نکتہ چینی بھی کی جائے۔ تو وہ نعل در آتش ہو جاتے ہیں کانگرس کی ساری مشینری اس غریب کے پیچھے پیچھے جھاڑ کر پڑ جاتی ہے۔ اور اس طرح نکتہ چینوں کو ڈرا دھمکا کر چپ کرا دیا جاتا ہے۔ آج کل کانگرسی توپ خانہ تمام کا تمام مجھ نحیف و ناتوان پر بے تحاشا بمباری میں مصروف ہے۔ حالانکہ امتناع شراب کی تحریک کے متعلق میں نے جو کچھ کہا اگر وہ صحیح نہ تھا۔ تو میری بات کو نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ اس پر اس قدر برہم ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ مگر ان کا اس قدر طیش میں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ میری بات میں ایک وزن تھا۔ جس کا جواب وہ دلیل سے نہ دے سکتے تھے۔ دلیل کی جگہ چاروں طرف سے مجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے میرے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ میں نے کانگرس سے بغاوت اختیار کر لی ہے۔ حالانکہ میں نے تو اس محدود گروپ کی مطلق العنانی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ جو اس وقت کانگرس اور کانگرسی حکومتوں پر چھایا ہوا ہے۔ اور میرا یہ فعل رائے عامہ کے عین مطابق ہے اور وہ میری پشت پر ہے۔ اگر کانگرس میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ تو اس کی ذمہ داری ان لوگوں کی ڈکٹیٹرانہ ذہنیت پر ہو گی۔ جو رائے عامہ کو ٹھکرا رہے ہیں۔ کانگرسی حکومتیں میرے دوروں میں خفیہ پولیس میرے پیچھے لگا دیتی ہیں۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے سپیشل رپورٹر میری تقریروں کی رپورٹیں لیتے ہیں۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ میں کانگرس کے دشمنوں سے مل گیا ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کانگرسی وزراء کانگرس کے ان دشمنوں سے تعلقات مستحکم کر رہے ہیں۔ جو آج کل کانگرس کی حمایت کرنے میں ہی عافیت محسوس کرتے ہیں۔

مجھ پر حملہ کرتے ہیں سردار پٹیل حد سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور مسٹر جناح کے ساتھ میری ملاقات کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے یہ ملاقات گاندھی جی کی منظوری سے کی تھی۔ اور اس کی تفاصیل بھی بعد میں ان کو بتا دی تھیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ وہ اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ شراب کا مخالف ظاہر کر رہے ہیں۔ مجھ پر دشمنوں کے ساتھ مل جانے کا الزام لگا رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے صرف تعمیری رنگ میں نکتہ چینی کی تھی۔ کانگرسی ہونے کی حیثیت اقلیتوں کے متعلق ہم پر خاص ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ لیکن نشہ اقتدار میں چور کانگرسی حکومتیں ان کے حقوق کو پس پشت ڈال رہی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ جب تک ہمیں اکثریت کی تائید حاصل ہے اقلیتوں کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ وہ نظریہ ہے۔ جسے میں کسی صورت میں بھی قبول نہیں کر سکتا۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

روس اور جاپان کی جنگ

منگولیا میں روس و جاپان کے درمیان جو جنگ جاری ہے۔ اس کے اسباب و علل پر گذشتہ پرچہ میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ماسکو سے ۱۸ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ایک سرحدی مقام پر جو روسیوں کے قبضہ میں تھا۔ کوئلہ کی کانوں کے سلسلہ میں جاپانیوں کو بعض مراعات روسیوں کی طرف سے حاصل تھیں لیکن ان سے خاطر خواہ فوائد حاصل کرنے کے لئے جاپانی مزید مراعات کے خواہاں تھے۔ اس لئے انہوں نے سوویٹ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں مزید رعائتیں دی جائیں۔ لیکن اس مطالبہ میں دھمکی کا رنگ بھی تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ اس نوٹ کا جواب ۱۸ جولائی تک ضرور مل جانا چاہئیے۔ لیکن سوویٹ حکومت نے اس مطالبہ کو غور کے قابل ہی نہیں سمجھا۔ اور اس کے بغیر ہی مسترد کر دیا ہے۔ وزیر خارجہ نے اس استرداد کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہمارے لئے اس نوٹ کو تسلیم کرنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ سوویٹ گورنمنٹ اسے کبھی منظور نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس میں دھمکیاں دی گئی تھیں۔ اور یہ گویا ایک رنگ کا الٹی میٹم تھا۔ جو جاپان نے روس کو دیا تھا۔

منگولیا کی سرحد پر جو روسی فوجیں نبرد آزما ہیں۔ ان کے کمانڈر نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ روسی جنگی ہوائی جہاز مانچوکو کے علاقہ میں برابر پیشقدمی کر رہے ہیں بڑھتے بڑھتے ہولار تک پہنچ گئے ہیں۔ اور بمباری کر کے بہت سا نقصان کر چکے ہیں۔ اس محاذ پر جو جنگ جاری ہے۔ اس نے ابھی باقاعدہ جنگ کی شکل اختیار نہیں کی بلکہ دونوں طرف سے چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے۔ اور اس وقت تک اس میں صرف وہی افواج شریک ہیں۔ جو سرحد کی حفاظت پر مامور ہیں۔ دونوں حکومتوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنا رخ پوری توجہ سے اس طرف نہیں پھیرا۔ اس لئے اس کی ہلاکت آفرینی بھی ابھی محدود ہے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ آخر باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کئے بغیر ختم نہ ہو گا۔

چین و جاپان کی آویزش اور برطانیہ کے خلاف مظاہرے

شنگھائی سے ۱۸ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ اس ہفتہ کے آخر میں جاپانی افواج وسطی چین پر حملہ کا ارادہ رکھتی ہیں۔ چار لاکھ سپاہی اس غرض سے تیار کر لئے گئے ہیں۔ جو ہوپن کے دارالسلطنت اور ینگسی کے چینی محاذ پر حملہ آور ہوں گے۔ اس کے علاوہ جنگی جہاز چین کی تین اور بندرگاہوں پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اور وہاں سے غیر ملکیوں کو نکل جانے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ کسی غیر ملکی کے علاقہ کو خالی نہ کرنے کی صورت میں اگر اسے کوئی نقصان پہنچا۔ تو اس کی ذمہ داری جاپانی گورنمنٹ پر ہرگز نہ ہو گی۔ جاپانی حکام نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ سمندری ناکہ بندی کو سخت کر دیا جائے۔ اور غیر ملکی جہازوں پر کڑی پابندیاں عائد کی جائیں

ٹوکیو سے ۱۸ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ ٹین سین کے موضوع پر برطانیہ و جاپان میں گفت و شنید کل سے پھر شروع ہو جائے گی۔ برطانوی نمائندہ نے گذشتہ ملاقات کی رپورٹ لنڈن ارسال کر کے ہدایات طلب کی تھیں۔ جو اسے حاصل ہو گئی ہیں۔ لیکن اس گفتگو سے مصالحت کے باوجود جاپانیوں نے برطانیہ کے خلاف مہم جاری کر رکھی ہے۔ تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ لوگوں کو مشتعل کیا جاتا ہے۔ کہ وہ انگریزوں کو ایشیاء سے نکال کر دم لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ (منیجر)

سنگاپور سے آمدہ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ متعدد جرمن جہاز جن پر چین کے لئے سامان حرب ہے۔ یہاں پہنچے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چین نے جرمن سے ساڑھے سات کروڑ روپیہ کی اشیاء کے تبادلہ کا معاہدہ کیا ہے۔ جرمنی اسے سامان حرب اور اسلحہ بہم پونچائیگا اور اس کے عوض چین اسے معدنیات بہم پونچائیگا۔ جرمنی کی طرف سے جو اسلحہ مہیا کیا جائے گا۔ اس میں جنگی ہوائی جہاز بھی شامل ہیں۔

فلسطین کی صورت حالات اور ایک عمدہ تجویز

یروشلم سے ۱۸ جولائی کی خبر ہے۔ کہ تا حال امن وامان مفقود ہے۔ پرسوں طبریاس میں عربوں کے ایک گروہ نے یہودیوں پر حملہ کر دیا۔ دونوں میں جم کر مقابلہ ہوا۔ بالآخر یہودیوں کو پسپا ہونا پڑا۔ اس کے بعد بھی یہاں یہودیوں پر اکا دکا حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جافہ میں ایک گورہ سارجنٹ ایک عرب کو گرفتار کرنے گیا۔ تو اسے زخمی کر دیا گیا۔ جو بعد میں فوت ہو گیا۔ یہودیوں کی طرف سے شر انگیزی بدستور جاری ہے۔

لنڈن کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے ترکی کو اسکندرونہ کی واپسی پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے حکومت فرانس کو مشورہ دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ کہ اسکندرونہ ترکی کے حوالہ کر دے اس کا یہ فعل دور اندیشی اور عاقبت بینی پر مبنی تھا۔ جس کا نتیجہ نہایت خوشگوار نکلا۔ اور ترکی کے ساتھ ان دونو ملکوں کے تعلقات مضبوط ہو گئے۔ لیکن برطانیہ نے فرانس کو جو مشورہ دیا تھا۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ خود اس پر عمل نہ کرے۔ اسے چاہئے کہ فلسطین کا علاقہ بھی ترکی کے حوالہ کر دے۔ اسکندرونہ میں فرانس کے لئے جو پریشانیاں اور مشکلات تھیں۔ ان سے کئی گنا زیادہ مصیبت کا سامنا فلسطین میں برطانیہ کو کرنا پڑا ہے۔ اور اگر اسے ترکوں کے زیر انتداب کر دیا جائے۔ تو ہم اس مشکل اور مصیبت سے سنجات حاصل کر سکتے ہیں۔

سر سیموئیل ہور کی نصائح لنڈن کے اخبار نویسوں کو

لنڈن کے اخبار نویسوں کی طرف سے سر سیموئیل ہور کو ایک ڈنر دیا گیا۔ اس موقعہ پر سر موصوف نے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اسوقت حکومت کے سامنے یہ سوال پیش ہے کہ جنگ کے دنوں میں اخبارات کے متعلق اسے کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے موقعہ پر ایک پریس بیورو قائم کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بالکل نامناسب تھا۔ ایسے موقعہ پر سنسر تو بلاشبہ ہونا چاہئے۔ مگر اتنا شدید نہیں۔ کہ جس سے پریس کی آزادی کا ہی خاتمہ ہو جائے۔ جنگ کی حالت میں بیرونی ممالک کے پروپیگنڈا کی روک تھام حکومت کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ میدان جنگ کے متعلق اگر نامناسب خبریں شائع ہو جائیں تو قوم میں افراتفری پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے مدیران جرائد کے لئے حکومت کے ساتھ تعاون کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ بالخصوص نیوز ایڈیٹروں کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے تا کوئی ایسی خبر نہ شائع ہو جائے۔ جو قوم کی جرأت اور حوصلہ مندی پر اثر انداز ہو۔ پروپیگنڈا پر ہی آج اقوام کی حیات اور بقا کا انحصار ہے۔ اور اگر اس کا استعمال غلط طور پر کیا جائے تو سخت نقصان پونچتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو شکست خوردہ قوم کو فاتح بنا سکتی ہے نیک نیتی کے ساتھ حکومت کی حکمت عملی پر نکتہ چینی کا حق ہر انسان کو ہے۔ اور یہ قومی تعمیر کے لئے ضروری چیز بھی ہے۔ لیکن اس نکتہ چینی کا انداز تخریبی نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ امن کے دنوں میں حکومت کی طرف سے اخبارات پر سنسر قائم کرنا اور پریس کی آزادی پر پابندیاں عائد کرنا بالکل نامناسب حرکت بلکہ متشددانہ فعل ہے۔

احباب کے لئے نادر علمی تحفے

بکڈپو تالیف واشاعت نے اس سال خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی نایاب کتب دوبارہ طبع کرائی ہیں۔ اور پہلے کی نسبت ان کی قیمتیں بہت ہی کم رکھی ہیں۔ اور بعض جدید کتب بھی طبع کرائی ہیں۔ جو احباب کے لئے از حد مفید ہیں۔ نیز بکڈپو تالیف واشاعت نے اس سال سلور جوبلی کی خوشی میں اپنی کتب کی سابقہ قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے جدید مطبوعات اور نایاب مطبوعات کی فہرست مع قیمت سابقہ اور موجودہ درج ذیل ہے۔ جس سے خود احباب قیمتوں کی رعایت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۱) براہین احمدیہ حصہ پنجم سابقہ قیمت اڑھائی روپیہ	موجودہ قیمت ایک روپیہ
(۲) تریاق القلوب سابقہ قیمت ساڑھے تین روپیہ	موجودہ قیمت ایک روپیہ
(۳) شہادت القرآن سابقہ قیمت دس آنہ	موجودہ قیمت چار آنہ
(۴) لیکچر لاہور سابقہ قیمت چار آنہ	" " دو آنہ
(۵) لیکچر سیالکوٹ سابقہ قیمت ساڑھے چار آنہ	" " دو پیسے
(۶) بخاری شریف مترجم با شرح پارہ اول و دوم	قیمت فی حصہ بارہ آنہ
(۷) تمدن اسلام۔ اسلامی تمدن کا صحیح نقشہ	قیمت تین آنہ

(۸) حدیث النبی ایک سو احادیث کا مجموعہ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید قیمت دو آنہ

(۹) سورسز آف دی سیرت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ قیمت مجلد ۱۲؍ بے جلد ۸؍

(۱۰) ہدایت نامہ تعلیم و تربیت سکرٹریان تعلیم و تربیت کے لئے لائحہ عمل قیمت ۲؍

احباب کا فرض ہے کہ رعایت کے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاویں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان بیش بہا خزائن کو سستے داموں خرید کر کثرت سے اغیار میں تقسیم کریں۔ (نوٹ) تفصیل کیلئے مکمل فہرست کتب ایک آنہ کا ٹکٹ ارسال کر کے بکڈپو سے طلب کریں۔ نعمت اللہ مہتمم طبع واشاعت بکڈپو قادیان

ضرورت رشتہ

ایک شریف سید احمدی خاندان کی کنواری لڑکی کے لئے جو نیک سیرت وصورت ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نے امتحان مڈل انگلش فرسٹ ڈویژن میں مع آنرز کے پاس کیا ہے۔ اور گرلز گورنمنٹ ٹریننگ کالج میں دو سال ٹریننگ لے کر فرسٹ کلاس سارٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہے۔ ہوم نرسنگ (Home Nursing) ہائجن۔ سلائی اور کشیدہ کاری کے امتحانات بھی پاس کر کے ان میں ڈپلومے لے چکی ہے۔ کالج کی طرف سے سلائی اور کشیدہ کاری میں لیڈی سٹیفنسن (Lady Stephenson) کا طلائی تمغہ بھی حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں تعلیم احمدیت سے کماحقہ بہرہ اندوز اور امور خانہ داری سے بھی بخوبی واقف ہے۔ لڑکا شریف احمدی خاندان کا ہو اور برسر روزگار ہو۔ صوبہ بہار کے رشتہ کو ترجیح دیجاوے گی جملہ خط وکتابت بنام خ۔م۔ معرفت الفضل قادیان ہو

احمدی احباب کو چاہئے

کہ اپنے بچوں کے ذریعہ (جن کے بچے قادیان کی کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں) قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ بطرز یسرنا القرآن جسکا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے۔ منگوالیں۔ اس طرح آپ کو محصولڈاک کی بچت رہے گی۔ ہدیہ مجلد قرآن مجید مترجم ٹھپہ سنہری دو روپے زرد یا سرخ کاغذ دو روپے چار آنہ۔ سفید کاغذ اول قسم مجلد سنہری مراکو جلد تین روپیہ۔ اول قسم کاغذ سفید جلد چمڑہ تین روپے آٹھ آنہ۔ سلسلہ کتب اسلام کی پانچ کتابیں جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہیں۔ اور جن کو علماء کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہت پسند فرمایا ہے۔ مکمل سٹ اصلی قیمت ۱؍ رعایتی ۱۲؍ سنہری ٹھپہ مجلد ۱؍ ان کے علاوہ قادیان کی جملہ مدارس کی کتب و خلاصہ جات محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے منگوائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برلن ۱۸ جولائی ہٹلر نے حکم دیا ہے کہ برلن کے ہٹلر پارک کا نام بدل کر مسولینی پارک کر دیا جائے۔ اسی طرح مسولینی کے نام پر ایک ریلوے سٹیشن بھی بنایا جائیگا

شملہ ۱۸ جولائی۔ ریاست دھامی میں پولیس کی فائرنگ کے خلاف بطور احتجاج آج یہاں مکمل ہڑتال منائی گئی ایک عظیم الشان جلوس بھی نکالا گیا۔ جو آدھی رات تک بازاروں میں گھومتا رہا۔

ایبٹ آباد ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی۔ سرحدی گاندھی اور اپنی بیوی کے ساتھ ۲۵ جولائی کو سری نگر جا رہے ہیں۔ کشمیر کے لیڈر شیخ محمد عبد اللہ صاحب کے اس سلسلہ میں ایبٹ آباد آنے کی توقع ہے۔

بنوں ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ فقیر ایپی بریا کے پار خیمہ زن ہے۔ اس کے پاس پندرہ ہزار افراد کا ایک لشکر موجود ہے۔ اور اس نے اپنے نائب جرنیل کو بنوں جانے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے۔ کہ اب کے شہر پر حملہ نہ کیا جائے۔ بلکہ صرف اپنا جھنڈا نصب کیا جائے۔ مقصد صرف حکومت کو پریشان کرنا ہے:۔

روما ۱۸۔ جولائی۔ اٹلی کے اندھوں کی ایک فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ ان سے فوجی خدمات لی جائیں گی۔ تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ سائنٹیفک آلات کے ذریعہ طیاروں کی موجودگی معلوم کرنے میں بینا اشخاص سے زیادہ مفید ہوں گے:۔

پشاور ۱۸۔ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ قبیلہ نورا خیل کو حکومت ہند کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ تیس رائفلیں اور دس ہزار روپیہ داخل کریں۔ اور جن لوگوں کو اغوا کیا گیا ہے۔ انہیں واپس کیا جائے۔ ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وجہ سے قبائلی لوگ انہیں پناہ دینے میں تامل کر رہے ہیں:۔

شملہ ۱۸۔ جولائی۔ آج یہاں مختلف صوبجات کے پریذیڈنٹوں اور سپیکروں کی کانفرنس شروع ہو گئی۔ جو تین روز تک جاری رہے گی۔ ایجنڈا میں ڈیڑھ سو امور ہیں جن میں سے نوے آج طے کر لئے گئے۔ کانفرنسوں کے فیصلوں کی پابندی کسی پر لازمی نہیں ہوگی۔ بلکہ صرف عام رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کرے گی۔

حصار ۱۸ جولائی۔ حکام ضلع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام نے اعلان کیا۔ کہ حکومت اس ضلع میں امدادی کاموں پر اس وقت تک ۱۴ کروڑ روپیہ صرف کر چکی ہے۔ رشوت ستانی کی شکایات سے جو افسر بے اعتنائی کرتے ہیں۔ حکومت ان کے خلاف سخت ایکشن لینے والی ہے۔

لنڈن ۱۸ جولائی۔ برطانوی پریس نے ایک خبر شائع کی ہے کہ عنقریب آئرش ری پبلکن پارٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دیئے جانے کے متعلق ایک قانون پیش ہونے والا ہے

سائینٹاگو ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ایک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جو حکومت چلی کا تختہ الٹنے کے لئے کی گئی تھی۔ ملک کے طول و عرض میں تلاشیاں لی گئی ہیں۔

ڈینزگ ۱۸ جولائی۔ ڈینزگ کے دو نازی لیڈر ہٹلر سے مل کر واپس آئے ہیں۔ ہٹلر نے انہیں بتایا کہ اگر بیرونی ممالک کی مداخلت کو کسی طرح ختم کیا جا سکے۔ تو پولینڈ کے ساتھ ڈینزگ کے معاملہ میں گفت و شنید کے ذریعہ ہمارا سمجھوتہ بآسانی ہو سکتا ہے۔

شملہ ۱۸ جولائی۔ گورنمنٹ ہند نے کولمبو میں اپنے ایجنٹ کو ہدایت کی ہے۔ کہ پنڈت نہرو کو قیام سیلون کے دوران میں تمام ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

راجکوٹ ۱۸ جولائی۔ دربار راجکوٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مجوزہ اصلاحات کے متعلق سوالات کا مسودہ ریفارمز کمیٹی نے پاس کر دیا ہے۔ اور چند روز تک شائع کر دیا جائے گا۔

رانچی ۱۸ جولائی۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس نے بنگال کے بھوک ہڑتالی قیدیوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہڑتال فوراً ترک کر دیں۔

ایبٹ آباد ۱۸ جولائی۔ یہاں آ کر چند روز میں گاندھی جی کا وزن ایک پونڈ بڑھ گیا ہے۔ اس وقت ان کا کل وزن ۱۰۶ پونڈ ہے

لاہور ۱۸ جولائی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کی یک صد سالہ برسی پر لاہور ریڈیو سٹیشن سے جو پروگرام براڈکاسٹ کیا گیا تھا۔ اسے مہاراجہ کی ہتک قرار دے کر سکھوں نے بہت شورش شروع کر رکھی تھی۔ اس سلسلہ میں ڈائرکٹر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ان واقعات سے مہاراجہ صاحب کی توہین مقصود نہ تھی۔ بلکہ ان کی سیاسی سپاہیانہ خوبیاں مثلاً دور اندیشی بہادری مردم شناسی اور سخاوت کا اظہار مد نظر تھا۔ اور یہی مطلب سامعین نے لیا۔

الہ آباد ۱۸ جولائی۔ یونیورسٹی ہذا میں فن پرواز کی ٹریننگ جاری کرنے کے لئے ایک تجویز در پیش ہے حکومت کا رویہ بھی اس بارے میں ہمدردانہ ہے۔ اور ممکن ہے اس کی امداد سے مالی مشکلات دور ہو جائیں۔

لاہور ۱۸ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے اعلان کیا ہے۔ کہ لاہور کارپوریشن میں اچھوتوں کے لئے جداگانہ نمائندگی کے اصول کی کانگرس شدید مخالفت کرے گی۔

کلکتہ ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال گورنمنٹ ان سیاسی قیدیوں کو جو بھوک ہڑتال پر ہیں۔ مشروط طور پر رہا کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن وہ خود اس کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔

بنوں ۱۸ جولائی۔ رزمک کی اطلاع ہے کہ قبائلی حملہ آور ایک سرکاری چوکی پر حملہ کر کے سپاہیوں سے تین رائفلیں چھین کر بھاگ گئے۔

ڈیرہ دون ۱۸ جولائی۔ شدید بارش کی وجہ سے ریلوے لائن میں شگاف پڑ گیا ہے۔ اس لئے ہردوار اور ڈیرہ دون کے درمیان تمام گاڑیاں تین چار دن کے لئے بند رہیں گی۔

سری نگر ۱۸ جولائی۔ ایک مسلمان اور سکھ ٹیکسی ڈرائیوروں میں جھگڑے نے فرقہ وارانہ صورت اختیار کر لی کیونکہ فریقین کے حمایتی آ گئے۔ لیکن پولیس فوراً پہنچ گئی۔ اور امن بحال کر دیا۔

شنگھائی ۱۸ جولائی۔ ایک جاپانی طیارہ ہنکاؤ سے شنگھائی جا رہا تھا۔ کہ چینیوں نے اسے نیچے گرا دیا۔ ایک جاپانی جرنیل اور دوسرے فوجی افسر ہلاک ہو گئے۔

وارسا ۱۸ جولائی۔ برطانوی افواج کے انسپکٹر جنرل نے آج یہاں پولش افسروں سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ملاقات دفاعی استحکامات کے سلسلہ میں تھی۔ لنڈن اور پیرس میں اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

پیرس ۱۸ جولائی۔ قریباً ایک سو فرانسیسی بمبار ہوائی جہاز کل انگلستان پر پرواز کرینگے۔ یہ پرواز تجربتہً ہوگی۔ یہ جہاز جدید

قابل تعریف علاج
مرگی ہسٹیریا۔ کنٹھ مالا۔ تلی۔ پتھری۔ ذیابیطس اور دیگر تمام پیشاب کی بیماریوں بواسیر۔ سل۔ دق۔ عورتوں کے پوشیدہ امراض اور مردانہ کمزوریوں کے علاج کے لئے زود اثر مجرب ادویات موجود ہیں۔ ہر مرض کے لئے لکھئے۔
ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت "الفضل" قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی